سوال

(152) درہم اور دینار کی زکوۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اٹک سے محمد زمان لکھتے ہیں کہ زکوۃ کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ دو سو درہم چاندی کے پچاس روپے ہوتے ہیں، اسی طرح بیس دینار سونے کے ساٹھ روپے، اس حساب سے جس شخص کے پاس پچاس روپے کی چاندی، اسی طرح ساٹھ روپے یا ساٹھ روپے کا سونا ہو اور اس پر سال گزر جائے تو ان سے چالیسواں حصہ بطور زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟ قرآن وحدیث کی رو سے جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونے کی زکوۃ کے متعلق ہمارے علماء میں اختلاف ہے کہ اس میں وزن کا اعتبار رہے یا قیمت کو مد نظر رکھا جائے؟ مولانا عبدالوہاب دہلوی رحمة اللہ علیہ کا فتوی ہے کہ قیمت کا اعتبار کیا جائے چونکہ عہد نبوی میں ایک دینار تین روپے کے برابر ہوتا تھا اور سونے کی زکوۃ کا نصاب بیس دینار رہے، اس لیے سونے کی زکوۃ کے لیے ساٹھ روپے کی مالیت کا سونا ضروری ہے۔ حافظ عبداللہ روپڑی رحمة اللہ علیہ کا فتوی ہے کہ زکوۃ کے لیے وزن معتبر ہو گا کیوں کہ بعض روایات میں بیس مثقال سونے سے زکوۃ ادا کرنے کا ثبوت ملتا ہے اور مثقال کا تعلق وزن سے ہے نقدی سے نہیں اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اس حساب سے بیس مثقال ساڑھے سات تولے کے مساوی ہے جس سے زکوۃ ادا کی جائے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمة اللہ علیہ نے دونوں حضرات کے موقف کے بین بین ایک تطبیقی صورت بیان فرمائی ہے کہ نص حدیث سے وزن معتبر ہے اور اقتضائے وقت کے پیش نظر قیمت کا اعتبار کیا جائے جس صورت میں بھی غربا اور مساکین کا فائدہ ہو اسے اختیار کیا جائے۔ ہمارا رجحان وزن کی طرف ہے اور اگر قیمت کا لحاظ رکھنا ہے تو بھی حاضر بھاؤ سے لگائی جائے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ عہد رسالت میں سونے کی قیمت کے مطابق آج حساب لگا کر 60 روپے کی مالیت پر زکوۃ واجب قرار دی جائے۔ اب اگر اس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا موجود ہو اور اس پر سال گزر جائے تو چالیسواں حصہ سونا اس کے مساوی حاضر بھاؤ کے حساب سے قیمت بطور زکوۃ نکالی جائے۔ نقدی کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس اتنی نقدی ہو جس سے ساڑھے باون تولے چاندی خریدی جاسکے اور اس جمع شدہ نقدی پر سال گزر جائے تو چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ سوال میں ذکر کردہ پچاس یا ساٹھ روپے کی مالیت سے زکوۃ ادا کرنا ہمیں اس سے اتفاق نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:184